سہ ماہی

علمی و تحقیقی مجلہ

اِقبال

بزم

مُدیر:

پروفیسر محمد حنیف شاہد

نائب مُدیر:

ڈاکٹر محمد نعیم بزمی

Scanned with CamScanner

اقبال

بزم اقبال کا سہ ماہی علمی و تحقیقی مجلّہ

جلد: ۶۳ | جنوری تا دسمبر ۲۰۱۶ء | شمارہ: ۱-۴

235
239
246--249
254-255

مُدیر:

پروفیسر محمد حنیف شاہد

نائب مدیر (اعزازی):

ڈاکٹر محمد نعیم بزمی

بزمِ اقبال

نرسنگداس گارڈنز' ۲۔ کلب روڈ' لاہور

فون: ۰۴۲-۹۹۲۰۰۸۵۱

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مشمولات

اداریہ	ڈاکٹر محمد نعیم بزمی	۸-۷

○

علامہ اقبال، ہائیڈل برگ اور 'ایک شام'	ڈاکٹر خالد محمود سنجرانی	۲۵-۹

○

اقبال اور آرزوئے انقلاب	ڈاکٹر عبدالحق	۳۸-۲۶
شرعی قوانین سازی اور علامہ اقبال کا فکری اجتہاد	ڈاکٹر ارشاد شاکر اعوان	۵۶-۳۹
مطالعۂ قرآن کی نئی جہتیں اور فکرِ اقبالؒ	ڈاکٹر مشتاق احمد گنائی	۷۰-۵۷
عصری مسائل کا حل: فکرِ اقبالؒ کے تناظر میں	ڈاکٹر تسکینہ فاضل	۷۸-۷۱
اقبال ____ اکیسویں صدی میں	غلام رسول ملک	۸۶-۷۹

Scanned with CamScanner

خواجہ عبدالوحیدؒ: اقبالؒ کی صحبت یافتہ ایک شخصیت	خواجہ عبدالرحمٰن طارق	۲۱۲-۲۳۰

O

کاروانِ اقبالیات: حالیہ پیش رفت (نئی کتابوں کا تعارف اور تجزیہ)	ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی	۲۳۱-۲۶۷
''بیادِ جاوید اقبال'' اور ''اقبال اور فکرِ مغرب'' (ڈاکٹر محمد آصف اعوان کی نئی کتب کا اجمالی تعارف)	ڈاکٹر محمد نعیم بزمی	۲۶۸-۲۷۲

O

English Section [From English Side]:

O IQBAL AND THE SAUDI SCHOLARS

Mohammad Haneef Shahid p 3-11

O IQBAL JADU GARE HINDI NAYAD, AS A POET

[''اقبالؒ جادوگرِ ہندی نژاد'' بحیثیت شاعر]

Translated by: Riaz Ahmad Chaudhary p 12-23

☆☆☆

Scanned with CamScanner

دراصل یہ مصنفہ کا تحقیقی مقالہ ہے جس پر علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی نے انھیں پی ایچ ڈی کی ڈگری عطا کی۔ بعدازاں یونی ورسٹی نے انھیں بہترین مقالے کا اوارڈ بھی دیا۔ مقالہ ۲۰۰۲ء میں مکمل ہوا تھا مگر اس کی اشاعت اب عمل میں آئی ہے۔ ضمیمے میں ''تفہیم بالِ جبریل'' (پروفیسر ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا) کا مطالعہ بھی پیش کیا گیا ہے۔ اقبالیاتی ادب میں یہ کتاب ایک اچھا اضافہ ہے۔

☆ **پیام مشرق کی اردو شروح و تراجم کا تحقیقی جائزہ:**

اپنے زیرنظر ایم فل اقبالیات کے تحقیقی مقالے کے بارے میں مقالہ نگار محمود علی انجم ''بڑے وثوق کے ساتھ'' کہتے ہیں کہ مقالے کا عنوان ''اچھوتا اور منفرد'' ہے۔ ہمارے خیال میں عنوان میں انفرادیت ہے، نہ کسی طرح کا اچھوتا پن، البتہ مقالہ اس اعتبار سے ضرور منفرد ہے کہ بہت کم مقالہ نگار اتنی محنت اور جاں کاہی سے کام لیتے ہیں۔ (بالفرض اگر عنوان ''اچھوتا اور منفرد'' ہو بھی اور مقالے میں لکھنے والے نے فقط گھاس کاٹی ہو تو عنوان کے اچھوتے اور منفرد ہونے کا فائدہ؟)

یہ صحیح ہے کہ موضوع (یا عنوان) خاصا جامع ہے بلکہ ضرورت سے زیادہ جامع ہے۔ ''پیام مشرق'' کی اردو شرحوں اور ترجموں پر ۲۷ کتابیں ملتی ہیں۔ ایک ہی مقالے میں ان تمام ۲۷ کتابوں کا تحقیقی جائزہ ایک خاصا دشوار کام تھا۔ اگر علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی کا شعبۂ اقبالیات (جس کی ہدایت اور اہتمام سے یہ مقالہ لکھا گیا۔) ان ۲۷ کتابوں کو تین حصوں میں (منثور تراجم: دس کتابیں۔ منظوم تراجم: تیرہ کتابیں۔ شروح: چار کتابیں) تقسیم کر کے تین الگ الگ مقالے لکھوا لیتا تو امکان ہے کہ مقالے بہتر اور معیاری ہوتے۔ معیار، زیرنظر مقالے کا بھی اچھا ہے مگر عنوان بے حد جامع اور ہمہ گیر نوعیت کا ہے۔ محمود علی انجم نے مقالے کو معیاری بنانے کی اپنی سی کوشش کی ہے اور وہ اس میں خاصی حد تک کامیاب بھی رہے ہیں۔ اگر وہ چاہتے تو موضوع کو سمیٹ سکتے تھے مگر ایسا نہ ہو سکا، کیوں کہ ان کا اپنا مزاج بھی جامعیت اور طوالت پسند واقع ہوا ہے۔ چنانچہ جہاں اختصار سے کام لیا جا سکتا تھا، وہاں بھی انھوں نے تفصیلاً بات کی ہے۔ کئی حصے ضرورت سے زائد ہیں، مثلاً: علامہ اقبال کے حالات و تصانیف کا اجمالی جائزہ (ص ۸۹،۳۱) اسی طرح ''پیام مشرق'' کے بارے میں اہل علم کی آرا، اسی طرح ''پیام مشرق'' کے شارحین اور مترجمین کا اجمالی تعارف (اگر دینا ضروری ہی تھا تو پھر دو، تین، تین صفحات کے تعارف، مثلاً: انجم: تین صفحے۔ خالد حمید رشید: پانچ صفحے۔ الف د نسیم اور میاں عبدالرشید: دو، دو صفحے کے بجائے ان سب کے لیے نصف صفحے کا ایک ایک پیراگراف کافی تھا۔

مختلف شروح کے جائزے میں عدم توازن کا احساس ہوتا ہے، مثلاً: یوسف سلیم چشتی کی ''شرحِ پیام مشرق کا فکری و فنی جائزہ'' ۲۷ صفحوں پر پھیلا ہوا ہے اور خواجہ حمید یزدانی کی شرح کا جائزہ ۲۲ صفحات پر۔ بلاشبہ انجم صاحب نے شارحین کے حالاتِ زندگی کاوش اور محنت سے جمع کیے مگر یہاں اس قدر تفصیل کی

Scanned with CamScanner

ضرورت نہ تھی۔ ویسے اُن کی محنت اور باریک بینی کا اندازہ ایک ہی شعر کی تشریحات اور ایک ہی شعر کے ترجموں کے باہمی تقابلی موازنے سے بھی ہوتا ہے، مثلاً: حمید اللہ شاہ ہاشمی کی ''شروح و ترجمہ پیامِ مشرق'' (مشمولہ: شرح کلیات اقبال فارسی'') سے مثالیں لے کر انجم صاحب نے بجا طور پر یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ حمید اللہ شاہ نے الفاظ کے معانی، اشعار کے ترجمے اور مفہوم کی وضاحت کے سلسلے میں سابقہ شارحین سے (چشتی، احمد جاوید اور الف دنیم سے لفظ بہ لفظ یا جملوں میں معمولی رد و بدل کے ساتھ) سرقے کا ارتکاب کیا ہے۔ پھر محمود علی انجم بجا طور پر لکھتے ہیں کہ اس سے حمید اللہ شاہ کی دیگر علمی و ادبی تحقیقات کی حیثیت بھی مشکوک ہوگئی ہے اور ان پر تحقیق کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

انجم صاحب نے صوفی غلام مصطفیٰ تبسم کی کتاب ''صد شعر اقبال فارسی'' میں شامل اشعار کی فہرستِ اغلاط مرتب کی، پھر صوفی صاحب کے ترجموں اور تشریحات کا بھی جائزہ لیا۔ کئی جگہ ان کی اصلاح بھی کی، اور کتابت کی غلطیوں کو بھی واضح کیا ہے۔ کہیں خمہ رہ گیا ہے تو اس پر بھی گرفت کی ہے۔ یہاں وہ صوفی صاحب کے ترجمے کا موازنہ دیگر مترجمین سے کرتے ہیں۔ جس مترجم کے ہاں بہتر الفاظ میں ترجمہ دیا گیا ہے، اس کی نشان دہی بھی کر دیتے ہیں۔ ایک جگہ انھوں نے خواجہ حمید یزدانی پر بھی سرقے کی شق لاگو کی ہے۔ (ص ۲۳۱) میاں عبدالرشید کے ترجمے کی تعریف کی ہے مگر ساتھ ہی یہ اعتراض بھی کر دیا کہ اس میں حواشی و تعلیقات نہیں دیے گئے۔ (ص ۱۷۷) ہمارے خیال میں میاں صاحب سے مترجم کا یہ مطالبہ نامناسب ہے کیوں کہ وہ تو فقط مترجم ہیں، ترجمے کے ساتھ توضیحی عبارت اور حواشی و تعلیقات دینے کے وہ مکلف نہیں۔ اگر میاں عبدالرشید توضیح و تشریح بھی لکھتے تو وہ ''شرح'' بن جاتی۔

مقالہ نگار کے ''ماحصل و نتائج'' کے مطابق یوسف سلیم چشتی کی شرح افراط و تفریط کے باوجود دوسروں سے بہتر ہے مگر وہ کہتے ہیں کہ اس پر بھی نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ یزدانی کی شرح جامع نہیں ہے۔ حمید اللہ ہاشمی نے سرقہ کیا ہے۔ صوفی تبسم نے بہت اچھی شرح کی ہے۔ شارحین کی درجہ بندی میں وہ صوفی تبسم کو اول، چشتی کو دوم اور یزدانی کو سوم قرار دیتے ہیں۔ منثور تراجم کے تفصیلی، تقابلی اور مجموعی جائزے میں الف دنیم اول، احمد جاوید دوم اور محمد رمضان گوہر سوم قرار پاتے ہیں۔ خواجہ محمد زکریا کے (چار منتخب نظموں کے) ترجمے کی بھی وہ تعریف کرتے ہیں۔ منظوم ترجموں میں انھوں نے عبدالرحمٰن طارق، ابراہیم خیال فتح پوری، محمد سرور رجا، حضور احمد سلیم اور فیض احمد فیض کے ترجموں کی تعریف کی ہے۔ ان کے نزدیک دیگر حضرات کے تراجم خاصے کمزور ہیں۔

ایم فل سطح کا یہ مقالہ نہایت محنت اور کوشش سے لکھا گیا ہے۔ اتنی باریک بینی اور دقتِ نظر سے کم ہی طالب علم کام لیتے ہیں۔ اس مقالے پر پی ایچ ڈی کی ڈگری دے دینا بھی روا تھا۔

Scanned with CamScanner

Volume:63 January to December 2016 No. 1-4

IQBAL

Quarterly Journal of the Bazm-i-Iqbal

Editor:

Prof. Muhammad Haneef Shahid

Sub Editor (Honorary):

Dr. Muhammad Naeem Bazmi

BAZM-i-IQBAL
2-CLUB ROAD, LAHORE, PAKISTAN
PHONE : 042-99200851
bazmeiqbal@gmail.com

Scanned with CamScanner